حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور معلم اعظم

تحریر: لیاقت علی خان ایم۔اے

ظہور اسلام سے قبل جزیرہ نما عرب میں جہالت، ناخواندگی اور دہشت کا دور دورہ تھا۔ اس لئے اس دور کو دور جہالت کہا جاتا ہے۔ اسلام سے قبل چند عربوں نے غیر قوموں کی مدد سے عربی رسم الخط ایجاد کیا۔ یہودی اپنے عبرانی رسم الخط میں خط و کتابت کرتے۔ عربوں کا خط حمیری ختم ہو چکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے قبل مکہ معظمہ مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ عکاظ کے مقام پر شعراء عرب کا میلہ لگتا تھا۔

نبی اکرمؐ کو جب نبوت ملی تو سب سے پہلی آیت سورہ اقراء کی تھی اس پہلی وحی کو اسلامی نظام تعلیم کا سنگ بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے بعد احکام الٰہی کی تعلیم مخالفتوں کے باوجود مکہ معظمہ میں بذریعہ تبلیغ دی۔ آپ نہ صرف اخلاقی اور مذہبی تعلیم دیتے بلکہ لوگوں کی عملی تربیت بھی فرماتے۔ آپؐ کی بعثت کا مقصد ہی تعلیم تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

اور ایک جگہ ارشاد ہوا:

"میں بھیجا گیا ہوں تاکہ بہترین اخلاق کی تکمیل کروں۔"

سورہ جمعہ کی آیت ۲ میں ارشاد ربانی ہے کہ انسان کی ذہنی تربیت کرنے یا تزکیہ کرنا حضور کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ علامہ شبلی نعمانی، امام ابن رشد اور امام رازی فرماتے ہیں کہ آپ کی تعلیم کے یہ اصول تھے:

۱۔ عوام و خواص دونوں کی تعلیم و تربیت کرنا

۲۔ لوگوں کے اخلاق درست کرنا اور ان کے نفس کا تزکیہ کرنا۔

۳۔ عقائد اسلام کی تعلیم

۴۔ ان تعلیمات پر عمل کر کے لوگوں کو بتانا۔

علم کی فضیلت

حضور ﷺ سے قبل علم پر عموماً مذہبی پیشواؤں کی اجارہ داری تھی مثلاً ہندوستان میں پنڈتوں کی اور یورپ میں پادریوں کی۔ یا صرف بعض امراء پڑھنا لکھنا سیکھتے تھے۔ حضور نے علم کو ہر انسان کے لئے عام کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

ایک اور جگہ پر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس کو ایسی حالت میں موت آگئی کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا تاکہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے تو اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔

آپ ﷺ نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

"جو شخص علم کی طلب میں نکلتا ہے تو وہ لوٹنے تک اللہ کے راستے میں ہوتا ہے۔

حضور ﷺ نے علم کو صدقہ جاریہ قرار دیا۔ حضورؐ نے اس کی دعا کی ترغیب دی۔ رب زدنی علما (القرآن)

حدیث نبوی میں علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا۔

سورہ توبہ کی آیت ۱۲۲ میں ارشاد ہے:

"بے شک اللہ سے اس کے بندے علماء ہی ڈرتے ہیں۔"

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

"آپؐ کہہ دیجئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں۔" (القرآن)

حضور اکرم ﷺ نے اصلی اسلامی تعلیم کا آغاز مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد کیا۔ آپؐ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو معلم بنا کر مدینہ شریف بھیجا۔ یہ پہلے مسلمان معلم تھے۔ غزوہ بدر میں قیدیوں سے مالی فدیہ

نہ لیا بلکہ انہیں حکم دیا کہ وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ فروغ علم کے لئے حضور کا یہ قدم انوکھا تھا۔ تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؐ نے تعلیم کو عام بھی کیا ور لازم بھی قرار دیا۔ مدینہ شریف آکر آپؐ نے قرآن حکیم کی تعلیم کو ہر مسلمان کے لئے چاہے مرد ہو یا عورت لازم قرار دے دیا۔ بچے بوڑھے سب قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔

صفہ بطور اقامتی جامعہ

صفہ مسجد نبویؐ میں اسلام کی پہلی اقامتی جامعہ تھی۔ آپ اصحاب صفہ کو تعلیم دیتے۔ یہ تنگ دست صحابی روز و شب ایک سائبان کے نیچے چبوترے پر بیٹھ کر حضور سے فیض یاب ہوتے۔ یہ آگے چل کر معلم بنے اور انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے تھے۔ بعض کتب میں اصحاب صفہ کی تعداد ۴۰۰ بیان کی گئی ہے۔ بعض دفعہ مقیم طلباء کی تعداد ۸۰ تک بھی رہ جاتی تھی۔ اس اقامتی جامعہ میں لکھنے پڑھنے کے علاوہ فقہ کی بھی تعلیم دی جاتی۔ فن قراءت و تجوید بھی سکھایا جاتا۔ ان کی تعلیمی نگرانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے۔ اصحاب صفہ کے علاوہ کاروباری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی فارغ اوقات میں تعلیم حاصل کرتے۔ یہ ایک قسم کی تعلیم بالغاں تھی۔

نجد کے بعض قبائل نے درخواست کی کہ معلمین بھیجے جائیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر قراء کو روانہ فرمایا مگر کفار نے معونہ کے مقام پر انہیں دھوکے سے شہید کر دیا۔ حضورؐ کو اس کا زندگی بھر رنج رہا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فقہ کے علاوہ غیر ملکی زبانوں کی تعلیم بھی دلوائی۔ حضرت زید بن ثابت جو کاتب وحی بھی تھے نے سترہ دن میں عبرانی زبان سیکھ لی ۔ انہوں نے سریانی زبانیں بھی سیکھیں۔ نیز فارسی' قبطی اور حبشی زبانیں بھی جانتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر ممالک سے ان کی معرفت خطوط کے

ذریعے رابطہ فرماتے۔

حضرت زید بن ثابتؓ طلباء کو علم میراث سکھاتے۔ حضرت ابن ابی کعب فن قراءت سکھاتے۔ حضور نے سپہ گری کی بھی تعلیم عام کی۔ بچوں کو ابتداء ہی سے نشانہ بازی، تیر اندازی، اور پیراکی کی تعلیم دلوائی۔ آپ گھڑ سواری کے مقابلے بھی کرواتے، انعامات دیتے، اور جنگی مشقیں بھی کراتے۔ حضور نے تعلیم نسواں کے لئے بھی توجہ دی۔ ان کو پندونصائح اور تبلیغ کے لئے ہفتہ میں ایک دن مختص فرمایا۔ آپ نے لونڈیوں کو بھی تعلیم دینے کی ہدایت فرمائی۔ ازواج مطہرات مثلاً حضرت میمونہؓ اور حضرت عائشہؓ کے ذریعے بھی صحابیات فیض یاب ہوتیں۔ حضرت حفصہ نے اپنی ایک رشتہ دار خاتون حضرت شفا بنت عبداللہ سے پڑھنا لکھنا سیکھا تھا۔ حضور نے خواتین کو چرخہ کاتنا اور گھریلو صنعتوں میں دلچسپی کے لئے بھی فرمایا۔

حضور ﷺ کا طریقہ تعلیم اور انقلابی نتائج

حضورؐ اور آپ کے تربیت یافتہ معلمین کا طریقہ تعلیم بڑا عمدہ تھا۔ آپ نفسیاتی نقطہ نگاہ سے بہت عمدہ، موثر اور دلنشیں انداز میں تعلیم دیتے۔ تاکید کے لئے بات کو تین بار دہراتے۔ آپ جاہلوں کو بھی تحمل کے ساتھ تعلیم دیتے۔ آپ کے تعلیم وتربیت کے نتائج انقلابی تھے۔ آپؐ نے اسی تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کی مذہبی بلکہ اخلاقی تربیت فرمائی۔

حضور ﷺ کی تعلیمات کے نتیجے میں نئے نئے علوم کی بنیاد پڑی مثلاً فقہ، اصول فقہ، عربی زبان کی گرائمر، علم الرجال، علم تاریخ، علم سیاحت، علم معاشیات، علم عمرانیات وغیرہ۔ بقول رابرٹ بریفو "اسلام کی تعلیمات کی وجہ سے یورپ میں تحریک احیائے علوم پیدا ہوئی" حضور کی تعلیمات کی بدولت مسلمانوں میں ایک وسیع علمی تحریک پیدا ہوئی۔

طبی علوم اور طبی تحقیقات نے انسانی فلاح و بہبود کے لئے بڑا کام کیا۔

اسلامی ہدایات نے مسلمانوں اور عام لوگوں کی توجہ ادویات کی تیاری' حفظان صحت کی ترقی اور نئے ہسپتالوں کے قیام کی طرف مبذول کرائی۔ اس میں طب نبوی کا بڑا حصہ ہے۔ اس طرح بڑے بڑے کتب خانے قائم ہوئے۔ خلفاء کتابوں اور معلموں کے حصول کے لئے قسطنطنیہ اور ہندوستان اپنے سفیر روانہ کرتے۔ ہر مسجد کے ساتھ ایک مکتب قائم کیا گیا۔ جہاں اوقات کے انتظام کے تحت غریب طلباء کو وظائف ملتے۔ اہل علم کو بلا امتیاز نسل و مذہب دوسرے لوگوں پر فوقیت دی جاتی۔ جب خلفاء سفر یا کسی مہم پر نکلتے تو اہل علم کا ایک گروہ اور کتابوں سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطار ان کے ہمراہ ہوتی۔ یہ علمی تحریک بارہویں صدی میں زیادہ تر مسلم اسپین کے ذریعے یورپ تک پھیلی جہاں علم صرف خانقاہوں تک محدود تھا۔ یہی علمی تحریک سولہویں صدی میں یورپ کی نشاۃ کا سبب بنی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی انقلاب اور عصر حاضر

سر پرسی نن نے کہا تھا کہ تعلیم کا مقصد ہونا چاہیے اور یہ مقصد نصب العین کا حاصل کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو:

SIR PERCY NUN: EDUCATION ITS DATA AND FIRST PRINCIPLES

افسوس! اس دور کے مسلمان تعلیم کے مقصد کو بھول گئے ہیں۔ ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی اپنی تالیف "اسلام کا نظام تعلیم" میں لکھتے ہیں کہ تعلیم اس قدر اہمیت دینا اسلامی نظام کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ اسلامی نظریہ حیات کی بنیادیں اسلامی نظریہ تعلیم پر کھڑی ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین نے اپنی تالیف

FIRST PRINCIPLES OF EDUCATION

میں تعلیم کے تین مقاصد بیان کئے ہیں:

۱۔ تعمیر کردار
۳۔ اچھے ذہن کی نشوونما
۲۔ مکمل زندگی کے لئے تیار رہنا

باقی ص ۹ پر